اسلامی معاشرے میں عدل وانصاف کی ضرورت:

اسلامی تعلیمات کا ایک جائزہ

THE NEED OF JUSTICE FOR ISLAMIC SOCIETY: A REVIEW OF ISLAMIC TEACHINGS

ڈاکٹر بشریٰ *

طاہرہ اکبر**

Abstract:

In present era leadership of Muslim countries are more controversial. For leadership managing a state is tougher target. Muslim leaders have no noteworthy part in the world. There are many reasons behind this failure. But the core of all is lack of principles of leadership. Leadership has vital and most important role in a successful state. A leader is the one who lead people for the sake of state’s objectives. Therefore, he/she must have the qualities by which individuals happily follow him and achieve set goals of state. The leader can only be successful when he set his principles and act accordingly those decided principles. Rules and regulation are the basic of all systems. Even if a small organization does not set their principle get fail. Setting principle and practicing them is the guarantee of success. Successful leaders known by their principles and never neglect their principles at all. Muhammad (peace be upon him) is an ideal and great leader in every aspect. Muhammad (peace be upon him) made neonate Medina a strong and organized state by his successful principles. This can help to lead the system of state successfully. Thus, Muslim leaders should adopt such principles and can run their countries successfully.

Keywords: leadership, principles, Seerah Tayyebahﷺ, successful state, Prophet Muhammad

تعارف:

آج سے چودہ سو سال قبل جب دنیا کفر وضلالت اور جہالت کی تاریکیوں میں گھری ہوئی تھی تو بطحا کی وادی سے رشدو ہدایت کا ایک سورج نمودار ہوا جس نے اپنے نور سے پوری دنیا کو منور کر دیا اور انسانیت کو عروج کے اس

*اسسٹنٹ پروفیسر، اسلامک لرننگ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی۔ پاکستان bushratasharruff@gmail.com

**لیکچرار، اسلامک لرننگ، جناح یونیورسٹی برائے خواتین، کراچی۔ پاکستان tahirabizenjo@gmail.com

مقام پر فائز کر دیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں کہیں نہیں نظر آتی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی اصلاح کے لیے دینِ اسلام کو پسند فرمایا۔

انّ الدّین عند اللہ الاسلام (1)

"اور پھر اپنے حبیب علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرما کر تمام انسانیت کی فلاح و کامیابی کے لیے آپ ﷺ کی زندگی کو مثال قرار دیا۔"

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (2)

"اور حضور ﷺ کی زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ءحیات ہے۔"

بنی نوع انسان ایک پر امن اور اصلاحی معاشرہ اس وقت تک قائم نہیں کر سکتے جب تک دینِ اسلام کی تعلیمات کو سیکھ کر اپنی حیات کو اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کی حیات طیّبہ کے سانچے میں نہ ڈھال لیں کیونکہ حضور ﷺ کی اتباع ہی میں انسان کی اصلاح کا راز مضمر ہے۔ اگر ہم حیات طیّبہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ایک کامیاب معاشرہ کی تشکیل کے لیے بہت سے عوامل کار فرما ہوتے ہیں۔ جنہیں اخوّت، محبت، ایثار، صلہ رحمی، دیانتداری اور عدل و انصاف وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ عدل و انصاف کی ضرورت و اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا معاشرہ کی اصلاح اور اس کی بقاء کے لیے قیامِ عدل کا نفاذ بے حد ضروری ہے۔ معاشرہ کا ہر فرد اگر اپنی حیثیت اور ذمہ داری کے لحاظ سے عدل وانصاف کو اپنا لے تو معاشرہ کی اصلاح ممکن ہے کیونکہ فرد سے ہی معاشرہ کی تکمیل ہوتی ہے۔

عدل لغوی معنی :

لفظ "العدل" کی وضاحت لغوی اعتبار سے درج ذیل انداز میں کی جاتی ہے۔

العدل = مفتوح العین اور دال ساکنہ کے بمعنی = انصاف

العدل = مکسور العین اور دال ساکنہ کے ساتھ بمعنی = نظیر

العدل = عین اور دال مفتوحہ کے ساتھ بمعنی = برابری کے مستعمل ہے۔ (3)

عدل اشاہد = معتبر جاننا

عادلہ عدالا و معادلۃ = موازنہ کرنا، دو حصوں کو برابر کرنا

اعتدال = سیدھا ہونا، دو حالتوں میں توسط اختیار کرنا (4)

قال ابن العربی : العدل الا استقامت (5)

ابن العربی کے مطابق عدل کے معنی "استقامت" کے ہیں

فالعدل هو التقسيط على سواء (6)

عدل سے مراد مساوات کے طریقہ پر انصاف کرنا

انگلش میں عدل کے لیے Justice کا لفظ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی درج ذیل ہیں۔

I. The fair treatment of people: Laws based on the principle
II. The quality of being fair or reasonable
III. The legal system used to punish people who have committed crimes
IV. Judge in a court (also used before the name of a judge)7

عدل اصطلاحی مفہوم:

عدل ایک وسیع المعنی اصطلاح ہے۔اس کا مفہوم ہے توازن، تناسب ، مساوات، ہم آہنگی، انصاف، افراط و تفریط سے اجتناب اور لوگوں کے تعلقات ان بنیادوں پر قائم کرنا جن سے ہر فرد کو اس کا جائز حق مل جائے۔ نیز یہ کہ جو کچھ ہم سوچیں، کہیں یا کریں اس میں سچائی کی میزان کسی طرف جھکنے نہ پائے۔(8)

عام اصطلاح میں قضاء کے نقطہ نظر سے عدل کا مفہوم یہ "روز مرّہ کے معاملات میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے جج یا قاضی عدل وانصاف کے ساتھ حقوقِ عامہ کا یوں تحفّظ کرے کہ کسی ایک کی بھی حق تلفی نہ ہو"۔(9)

اسلام نے عدل کو بنیادی اہمیت دی ہے کیونکہ اس کے بغیر ایک صالح معاشرے کا قیام عمل میں نہیں آسکتا۔کسی بھی معاشرے میں خوشحالی ، امن اور ارتقا کے مراحل اسی وقت طے ہوسکتے ہیں جب وہاں عدل وانصاف موجود ہو۔

قران کریم میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

اعدلوا هو اقرب للتقوى واتقوا الله ،ان الله خبير بما تعملون (10)

ترجمہ: عدل کرو، یہ خدا ترسی سے زیادہ مناسب رکھتا ہے، اللہ سے ڈرو جو کچھ بھی تم کرتے ہو، اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

عدل کے درجات :

لفظ"عدل"صرف تین لفظوں پر مشتمل ہے لیکن اس کے دامن میں معانی کی ایک پوری دنیا آباد ہے مشہور مفسّر امام بن عزلیؒ فرماتے ہیں عدل سے مراد "برابری کرنا" ہے مگر مختلف نسبتوں سے اس کا درجہ و مفہوم مختلف ہوجاتا ہو۔

درجہ اوّل:۔عدل کا پہلا درجہ یہ ہے کہ "انسان اپنے نفس اور خالق ومالک کے درمیان عدل کرے"

خالق ومالک کے درمیان عدل یوں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان رکھے، اسے ایک مانے، اس کی ذات وصفّات میں کسی دوسرے کو شریک نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنی خواہشات پر مقدم رکھے۔

درجہ دوم:۔ ”انسان خود اپنے نفس کے ساتھ عدل کرے“۔

یعنی اپنے نفس وجان کو ایسی تمام چیزوں سے بچائے جس میں ان کی جسمانی اور روحانی ہلاکت ہو۔

درجہ سوم:۔ ”اپنے نفس اور دنیا کی تمام مخلوقات کے درمیان عدل کرے“۔

جس کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مخلوقات کے درمیان خیر خواہی اور ہمدردی کا معاملہ کرے اور ادنیٰ سے ادنیٰ معاملے میں بھی کوئی خیانت نہ کرے۔(11)

عدل قرآن وحدیث کی روشنی میں

اسلام میں عدل وانصاف پر بہت زور دیا گیا ہے کیونکہ اگر عدل وانصاف نہ ہو تو انسانی معاشرہ درہم برہم ہو جاتا ہے اور اس کا امن وسکون برباد ہو جاتا ہے۔ عدل کا دائرہ بے حد وسیع ہے جس کا اطلاق فردِ واحد سے لے کر معاشرہ، بلکہ پوری انسانیت تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ ایک ایسی صفت ہے جس سے ربِ کائنات خود متصف ہے یعنی وہ عادل ہے ظالم نہیں۔

واللہ یقضی بالحق (12)

”اللہ حق کے ساتھ فیصلہ فرماتا ہے۔“

اس آیت سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ ”عدل“ سے مراد حق اور انصاف کے ہیں۔

علماء اکرام فرماتے ہیں عدل دو طرح کا ہے۔ ا۔ عدل قولی، ۲۔ عدل فعلی۔ عدل قولی کو حق سے اور عدل فعلی کو انصاف سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے اس وصف کو متعدد بار ظاہر فرمایا جس سے عدل کی اہمیت آفتاب کی طرح روشن ہو جاتی ہے۔ ایک اور جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

تمت کلمت ربک صدقا وعدلا (13)

”تمہارے رب کی بات سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے۔“

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کائنات میں خود عدل قائم فرمایا اور معاشرہ کی اصلاح کے لیے ہمیں بھی عدل وانصاف کی تاکید فرمائی لہذا قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

انّ اللہ یامر بالعدل والاحسان (14)

"بے شک اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔"

واذا قلتم فاعدلوا (15)

"جب تم کوئی بات کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔"

مندرجہ بالا آیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے عدل اور احسان کی تاکید فرمائی اور انصاف کی ترغیب دی ہے۔ حق یہ ہے کہ جس کا حق ہو اسے عطا کر دیا جائے اور احسان یہ کہ حق سے کچھ زیادہ عطا کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

واذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل (16)

"یعنی جب کسی شخص کو حاکم بنایا جائے تو اس پر عدل کرنا واجب ہے۔"

اسی طرح عدل کرنے میں قربت داری اور عداوت وبغض نہ ہو۔ عدل وانصاف کا حکم ارشاد فرمانے کے بعد اللہ تعالیٰ اس بات کا حکم دیتا ہے کہ عدل وانصاف ایسا ہونا چاہیے جس میں تمہارے قرابت دار رکاوٹ نہ بنیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

یا ایھا الذّین امنوا کونوا قومین بالقسط شھداء للہ ولو علی انفسکم آوالوالدین والاقربین (17)

"اے ایمان والو مضبوطی کے ساتھ ایمان پر قائم رہو اور انصاف کے ساتھ گواہی دو۔ اگرچہ یہ گواہی خود تمہارے یا تمہارے ماں باپ یا قرابت کے لیے مضر ہی کیوں نہ ہو۔"

اسی طرح عدل وانصاف سے کام لینے میں دشمن اور دوست کا کوئی فرق نہیں ہونا چاہیے فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الاتعدلوا، اعدلوا ھو اقرب للتقوی (18)

"کسی قوم کی عداوت تمہیں بے انصافی پر نہ ابھارے تم عدل کرتے رہو وہ خوفِ خدا کے زیادہ قریب ہے"۔

عدل نہ کرنے والوں کو لیے وعیدِ الٰہی

جہاں ہمیں عدل کرنے کا حکم ارشاد ہوتا ہے وہاں عدل نہ کرنے والوں کے لیے وعید بھی سنائی گئی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکفرون (19)

"اور جو اللہ کے نازل کردہ احکام کے موافق فیصلہ نہ کریں سو وہ ہی لوگ کافر ہیں۔"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ جو شخص قرآن کی توہین کرتے ہوئے، جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے رسول کریم ﷺ کو انصاف کرنے کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

قل امنت بما انزل اللہ من کتب و امرت لاعدل بینکم ۔ اللہ ربنا و ربکم (20)

"اے پیغمبر ﷺ کہہ دیجیے کہ میں ایمان لاتا ہوں اس مقدس کتاب پر جو اللہ تعالیٰ نے اتاری اور مجھے اس کا فرمان ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں اور اللہ ہمارا بھی مالک و رب ہے اور تمہارا بھی"۔

اللہ عزوجل کے محبوب پیغمبر ﷺ نے خود بھی اس پر عمل کیا اور اپنی امّت کو بھی "عدل" کی تعلیم فرمائی کہ جب کسی کو فیصلہ کرنے پر معمور کیا جائے تو اسے چاہیے کہ حق اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کے بعد حق کے ساتھ فیصلہ کرنا سب سے اہم فرض ہے۔ حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا :

"قیس بن ابو حازم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا : حسد نہیں مگر دو باتوں میں ایک وہ شخص جسکو اللہ تعالی نے مال عطا فرمایا اور اسے راہ حق میں خرچ کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائی۔ دوسرا وہ جس کو اللہ تعالی نے حکمت عطا فرمائی تو وہ اسی کے مطابق فیصلے کرتا اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔"(21)

ایک اور حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا، کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی ، کہا ہم کو معمر نے خبر دی ہمام سے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: " انسان کے بدن کے (تین سو ساٹھ جوڑوں میں سے) ہر جوڑ پر اس دن کا صدقہ واجب ہے جس میں سورج طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔" (22)

ایک اور حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالی کے یہاں نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالی کے دائیں طرف ہوں گے وہ لوگ جو اپنی سلطنت میں انصاف کرتے ہیں، اپنے گھر والوں میں انصاف کرتے ہیں اور جن معاملات میں وہ بااختیار ہیں۔"(23)

مزید فرمایا کہ:

"حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس دن اللہ کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہو گا اس دن سات شخص اللہ کے سائے میں ہوں گے، انصاف کرنے والا امام، وہ نوجوان جس کی نشو و نما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں

ہوئی، وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے، وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے ملتے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی وجہ سے جدا ہوتے ہوں۔ وہ شخص جس کو کسی حسین اور بااختیار عورت نے گناہ کی دعوت دی اور اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں وہ شخص جس نے چھپا کر صدقہ دیا حتیٰ کہ دائیں ہاتھ کو پتہ نہ چلا کہ بائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔"(24)

ایک اور حدیث پاک میں ہے:

"حضرت ابنِ عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا انصاف کرنے والے امام کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے اور زمین پر حد قائم کرنا چالیس سال کی بارش سے زیادہ پاکیزگی اور صفائی کرنے والا ہے۔"(25)

"حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا میں عدل وانصاف کرنے والے (قیامت کے دن) رحمان کے دائیں جانب نور منبروں پر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو حکم کرتے وقت انصاف کرتے ہیں، اپنے اہل وعیال اور جو کام ان کے سپرد ہوں انہیں انصاف سے کام لیتے ہیں یعنی کسی کی رعایت نہیں کرتے۔"(26)

اصلاحی معاشرہ کی تشکیل میں عدل کا کردار:

معاشرہ کی اصلاح کے لیے ضروری امر یہ ہے کہ عدل انفرادی اور عدل اجتماعی کے قیام کو ممکن بنایا جائے۔ انفرادی عدل یہ ہے کہ حقوق اللہ کی پاسداری کے تمام پاسداری کرے اور عدل اجتماعی یہ کہ معاشرہ کی تشکیل ایسے اصولوں پر کی جائے جو ظلم، جارحیّت اور زیادتی کا راستہ روکیں۔ اجتماعی زندگی کے تمام پہلو متوازن ہوں اور معاشرے کے تمام طبقے انصاف کے ساتھ اپنے حقوق حاصل کر سکیں اور اپنے فرائض اخلاص کے ساتھ ادا کریں۔ ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل کے لیے ضروری ہے کہ تمام باشندے خواہ امیر ہوں یا غریب، سیاہ ہوں یا سفید، صاحب امر ہوں یا مامور قانون کی نگاہ میں برابر ہوں اور سب پر ایک ہی قانون نافذ ہو۔ اسلام انصاف کو صرف عدالت تک محدود نہیں کرتا بلکہ انفرادی واجتماعی اور معاشرتی زندگی کے ہر گوشے میں منصف اور عادل بناتا ہے جیسے ایک فرد کے ساتھ انصاف کا حکم دیتا ہے اسی طرح قومی وملکی معاملات میں بھی ہر ہر قدم پر اس کی نگرانی کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

انّ اللہ یامر کم ان تؤدّوا الامنت الی اھلھا واذا حکمتم بین النّاس ان تحکموا بالعدل (27)
"بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو امنت رکھنے والوں کے پاس صحیح طریقہ سے پہنچادو اور جب تم معاملات کا فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ کرو۔"
اسلام، انصاف محض قانونی، معاشرتی یا سیاسی ضرورت نہیں قرار دیتا بلکہ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے اور انصاف کا فیضان مسلم و غیر مسلم، دوست یا دشمن سب کے لیے یکساں قرار دیتا ہے۔
ولا یجر منکن شنان قوم علی الا تعدلوا (28)
"کسی قوم کی عداوت تمہیں بے انصافی پر نہ ابھارے تم عدل کرتے رہو"۔
معاشرہ کی اصلاح کے لیے عدل اس لیے بھی ضروری ہے کہ ہر ایک کو معاشی مساوات حاصل ہو یعنی خون، رنگ، نسب، زبان، پیشہ اور معاشی مقام وغیرہ کی بناء پر افراد میں کوئی امتیاز نہ برتا جائے۔ سب برابر ہوں، عزّت و شرف اگر کسی کو حاصل ہو تو صرف علم و تقویٰ کی بنیاد پر جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:
انّ اکرمکم عنداللہ اتقکم (29)
"بے شک تم میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیز گار ہے"۔
لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط وانزلنا الحدید فیہ باس شدید و منافع للناس (30)
"ہم نے اپنے رسولوں کو واضح ہدایت کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا جس میں زبردست طاقت ہے اور لوگوں کے لیے فائدے ہیں"۔
اس آیت میں لوہے سے مراد سیاسی قوت ہے اور کتاب و میزان وہ معتدل نظام ہے جس کے تحت اجتماعی عدل قائم ہوتا ہے۔

حاصل کلام:

فی الحقیقت عدل و انصاف کسی بھی حکومت اور معاشرہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسلام دین فطرت ہونے کے اعتبار سے عدل و انصاف پر زور دیتا ہے۔ حضور پاک ﷺ کی سیرت طیّبہ قیام تک کے لیے رشد و ہدایت کا بہترین معیار ہے، عصرِ حاضر میں ایک اصلاحی معاشرہ کی تشکیل ان ہی پاک نفوس کی اتباع میں مضمر ہے کیونکہ یہ مقدس ہستیاں خدا شناسی، تقویٰ، ایثار، عدل و انصاف وغیرہ جیسی اعلیٰ صفات سے مزین تھے۔ اگر تربیت

گاہوں میں نئی نسل کو حضور پاک ﷺ کی سیرت سے اور اسوۂ صحابہ اکرام علیھم الرضوان سے روشناس کرایا جائے تو انشاء اللہ معاشرہ سے بے راہ روی، ظلم وعداوت جیسے عوارض کا ازالہ ممکن بنا کر ایک پر اصلاح معاشرہ کی تشکیل کی جاسکتی ہے۔ مختصراً یہ کہ اسلام نے عدل وانصاف کا جو پاکیزہ تصور پیش کیا ہے اس کا مدعا انفرادی زندگی کے ساتھ ساتھ اجتماعی زندگی کی اصلاح بھی ہے اور یہ اسی صورت ممکن ہے جب ہم نہ صرف اپنے ذاتی معاملہ میں عدل و انصاف پر قائم رہیں بلکہ پورے معاشرہ میں اس اعلیٰ اخلاقی قدر کی ترویج کے لیے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح پورا کریں تو ایک مثالی معاشرہ قائم کیا جاسکتا ہے۔

نتائج:

- اسلامی معاشرے میں عدل وانصاف کے ذریعے ہی مساوات قائم رہتا ہے۔
- عدل وانصاف کے حوالے سے جو قرآنی آیات اور حدیث مبارکہ پیش کی گئی ہیں اگر اس کے مطابق عمل کیا جائے تو معاشرے میں کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہیں ہوگی۔
- عدل وانصاف جس معاشرے میں بھی قائم ہوگا، اس معاشرے میں امن، سکون، رحمتیں اور برکتیں نازل ہونگی۔
- اگر ادارے اور حکومت کسی معاشرے میں عدل وانصاف قائم کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو اس معاشرے میں ہر طرف بدامنی اور ناانصافی پھیل جاتی ہیں اور اس معاشرے میں اللہ رب العزت کا عذاب نازل ہوتا ہے۔
- فیصلہ کرتے وقت خواہش نفس، عزیز واقارب، دوست احباب اور دشمنی آڑے نہیں آنی چاہیئے، کیونکہ اسلام میں عدل وانصاف کی بنیاد صرف اور صرف "حق" پر ہے۔

سفارشات

- ریاست کا سب سے بڑا مقصد اجتماعی عدل کا قیام ہے، اگر کوئی ریاست اجتماعی عدل کے قیام میں ناکام ہو تو وہ بیکار ہے، معاشرتی نقطہ نظر سے بھی ریاست کا سب سے اہم فرض یہی ہے کہ وہ اجتماعی عدل کو قائم کرے۔
- معاشرے میں عدل وانصاف کا ایسا نظام قائم ہونا چاہیئے جہاں مسلمان اور کافر میں عدل وانصاف کرتے وقت کوئی فرق نہیں کرنا چاہیئے، اگر کافر حق دار ہے تو اس کو اسکا حق ملنا چاہیئے کیونکہ اسلام کی بنیاد ہی عدل وانصاف پر قائم ہے۔
- حکومتی اداروں کو چاہیئے کہ وہ ایک ایسا ادارہ قیام کرے جہاں مظلوم لوگوں کی بات کو سنی جائیں کیونکہ بعض

حکومتی اداروں میں یہ دیکھا گیا ہے کہ مظلوم کے ساتھ ہمیشہ ناانصافی کی جاتی ہیں اور ان کے حق میں فیصلہ نہیں کیا جاتا۔

- حکومت کو چاہیئے کہ وہ تعلیمی اداروں میں عدل و انصاف کو بطور ایک مضمون کے طور پر شامل کریں تاکہ آنے والی نسل کو عدل و انصاف کی اہمیت کا اندازہ ہو۔
- حکومت کو چاہیئے کہ محکمہ پولیس کے لیے کچھ سخت احکامات جاری کریں تاکہ کسی مظلوم کے ساتھ ناانصافی نہ ہو کیونکہ اکثر پولیس اسٹیشن میں یہی دیکھا گیا ہے کہ رشوت عام ہے لیکن عدل و انصاف کا نام و نشان تک نہیں یعنی رشوت، سفارش اور ناانصافی جیت جاتی ہیں اور عدل و انصاف انکے سامنے ہار جاتی ہیں۔
- گھر کا ماحول ایسا ہونا چاہیئے جہاں بچوں کی پرورش اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو تاکہ بڑے ہو کر یہ بچے معاشرے کے لیے کارآمد ثابت ہو اور زندگی کے ہر معاملے میں عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کر سکیں لہذا کسی معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے گھر کا ماحول، افراد کی تعلیم و تربیت کا بڑا کردار ہوتا ہے۔

حوالہ جات:

ا۔ القرآن، سورۃ آل عمران، آیت نمبر ۱۹

۲۔ القرآن، سورۃ الاحزاب، آیت نمبر ۲۱۔

۳۔ المنجد، عربی، اردو، دارالاشاعت کراچی ۱۹۹۴۔

۴۔ المصباح الغات، ابو الفضل مولانا عبد الحفیظ بلیلادی، دارالاشاعت کراچی

۵۔ ابن منظور جمال الدین ، السان العرب ص49 ، نشر ادب الحوزہ ، ایران ۲۰۰۱

۶۔ میر سید شریف جرجانی ، کتاب تعریفات ص 35 ، میر محمد کتب خانہ ، کراچی ۲۰۰۰

۷۔ Oxford Advanced Learner's Dictionary. 7th edition, page no: 839

۸۔ سید عبد الرحمن بخاری ، اسلامی ریاست میں عدل نافذ کرنے والے ادارے ، مرکز تحقیق دیال سنگھ لائبریری نسبت روڈ لاہور ، صفحہ نمبر 4

۹۔ محمد ہارون معاویہ، اصلاح معاشرہ کے رہنما اصول، دارالاشاعت اردو بازار کراچی، صفحہ نمبر ۲۶۔

۱۰۔ القران ، سورۃالمائدہ آیت نمبر ۸

۱۱۔ ایضاً، صفحہ نمبر ۱۴۲۔

12۔ القرآن، سورۃ مومن، آیت نمبر ۲۰

13۔ القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۱۱۶۔

14۔القرآن، سورۃ النحل، آیت نمبر ۹۰۔

15۔القرآن، سورۃ الانعام، آیت نمبر ۱۵۲۔

16۔القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ۵۸۔

17۔القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۳۵۔

18۔القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۸۔

19۔القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۴۴۔

20۔القرآن، سورۃ شوریٰ، آیت نمبر ۱۱۶۔

21۔ صحیح بخاری شریف ، محمد بن اسماعیل بخاری ، مترجم : محمد ناصر الدین ناصر ،کتاب الاحکام ،حدیث 7141، جلد سوم، ص1135، پروگریسو بکس،لاہور

22۔ صحیح بخاری ، محمد بن اسماعیل بخاری ، مترجم : حضرت مولانا محمد داود راز،کتاب الصلح ،حدیث 27073، جلد 4، ص3 18، مکتبہ ترجمان اردو بازار ، لاہور

23۔سنن نسائی ، امام ابوعبدالرحمن نسائی ، مترجم : مولانا فضل احمد صاحب،کتاب آداب القضاء ، حدیث 2373 ،جلد سوم ،ص 439، دارالاشاعت کراچی۔

24۔،شرح صحیح مسلم ، علامہ غلام الرسول سعیدی،کتاب الاقضیۃ ، جلد5 ، ص52، فرید بک اسٹال،لاہور

25۔ایضا

26۔ایضا

27۔القرآن، سورۃ النساء، آیت نمبر ۵۸۔

28۔القرآن، سورۃ المائدہ، آیت نمبر ۸

29۔القرآن، سورۃ الحجرات، آیت نمبر ۱۳

30۔القرآن، سورۃ الحدید ، آیت ۲۵